امرود کی کاشت

تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار

فون نمبر: 041-9201690 فیکس:041-9201817

ای میل:director_hri@yahoo.com

امرود کی کاشت

امرود گرم مرطوب آب و ہوا کا پھل ہے۔اس کا آبائی وطن شمالی امریکہ (میکسیکو) اور جنوبی امریکہ (پیرو) کا درمیانی علاقہ ہے۔ وہاں سے یہ دنیا کے دوسرے ممالک اور پاکستان میں پھیلا۔ امرود کی غذائیت، منفرد ذائقے، سال میں دو بار پھل دینے اور ناموافق ماحول یعنی کلر اور نمکیات والی زمین میں کاشت ہونے کی صلاحیت کی بدولت پوری دنیا میں اس کی کاشت بڑھ رہی ہے۔ غذائی اعتبار سے امرود کو وٹامن سی کا بادشاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس میں وٹامن سی ترشاوہ پھلوں کی نسبت چار سے پانچ گنا زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وٹامن اے، وٹامن بی، فاسفورس، کیلشیم اور آئرن کا بھی اہم ذریعہ ہے۔

امرود پاکستان کا چوتھا اور پنجاب کا تیسرا اہم پھل ہے۔ پاکستان میں امرود 63739 ہیکٹرز رقبہ پر کاشت ہو رہا ہے جس سے 488017 ٹن سالانہ پیداوار حاصل ہوتی ہے جبکہ پنجاب میں 52462 ہیکٹرز زیر کاشت رقبہ سے 373007 ٹن پیداوار حاصل ہو رہی ہے۔ (شماریات برائے پھل، سبزیات، مصالحہ جات 15-2014) ۔پنجاب کے اضلاع شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ، قصور، جھنگ، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر اور فیصل آباد میں وسیع پیمانے پر کاشت ہو رہا ہے۔ سندھ میں لاڑکانہ، دادو، شکارپور اور حیدر آباد جبکہ خیبر پختونخواہ میں ہری پور ہزارہ، ڈیرہ اسماعیل خاں، کوہاٹ اور بنوں کے اضلاع قابل ذکر ہیں۔

طبی خواص

غذائی بنا پر اس پھل کو دوسرے پھلوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کچے امرود کا مزاج سرد جبکہ پکے ہوئے پھل کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ یہ پھل بہت ثقیل ہوتا ہے۔ معدہ اسے تین سے چار گھنٹے میں ہضم کرتا ہے۔ اسے نمک مرچ کے ساتھ استعمال کرنے سے جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ خونی بواسیر میں اکسیر درجہ رکھتا ہے۔ اس میں قبض دور کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہ قوت ہاضمہ کو تقویت دیتا ہے۔ بھوک کی کمی، آنتوں کی صفائی اور متلی کے لئے انتہائی مفید ہے۔ دل و معدہ کو طاقت اور فرحت بخشتا ہے۔ امرود کا استعمال گرمیوں میں نکسیر کے عارضہ کے لیے بھی مفید ہے۔ اس کے پھولوں کا لیپ آنکھوں کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اس کے بیج پیٹ کے کیڑوں کے قاتل ہیں۔

مصنوعات

امرود جیم، جیلی، جوسز، جوس بلینڈ، جوس کنسنٹریٹ اور کینڈی بنانے کے کام آتا ہے۔ کچے امرود کا سالن بھی بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے پکے ہوئے پھل سے دہی کا لذیذ رائیتہ بھی تیار ہوتا ہے۔

آب و ہوا

امرود گرم اور نیم گرم مرطوب خطوں کا پھل ہے مگر نیم گرم مرطوب آب و ہوا میں خوب بڑھوتری کرتا ہے۔ یہ 23 سینٹی گریڈ سے 28 سینٹی گریڈ درجہ حرارت تک خوب نشوونما پاتا ہے۔ اگر درجہ حرارت صفر سینٹی گریڈ سے نیچے گر جائے تو چھوٹے پودوں کے پتے اور کونپلیں بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں چھوٹے پودے مر جاتے ہیں جبکہ بڑے پودوں میں سردی کے خلاف قوت مدافعت پائی جاتی ہے۔ اسے پھول اور پھل کے وقت خشک آب و ہوا درکار ہوتی ہے۔ تیز ہوائیں اور زیادہ درجہ حرارت پھل کے گرنے کا سبب بنتے ہیں۔ زیادہ بارشیں پھل کی کوالٹی پر اثر انداز ہوتی ہے اور پھل پھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

زمین

امرود بھاری زمین سے لے کر ہلکی ریتلی زمین میں اگایا جا سکتا ہے۔ اسے دوسرے پھلدار پودوں کی نسبت سیم اور تھور زدہ علاقوں میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ تاہم ایسی زمینوں میں اس کی پیداوار کم حاصل ہوتی ہے۔ ایسی زمینیں جن کی پی۔ ایچ (pH) 5.5 سے 8.5 ہو اس کی کاشت کیلئے موزوں ہیں۔ بہتر کاشتی امور اپناتے ہوئے اسے زرخیز میرا اور اچھے نکاس والی زمینوں میں کاشت کر کے اچھی پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

افزائش نسل

امرود کی جنسی اور نباتاتی طریقوں سے افزائش نسل کی جاتی ہے۔ جنسی افزائش نسل بیج سے کی جاتی ہے۔ جبکہ نباتاتی طریقہ میں گرافٹنگ، قلم اور داب کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔

1۔ بذریعہ بیج

امرود کے نئے پودے زیادہ تر بیج سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس طریقہ میں صحت مند اور اچھی کوالٹی کے پھلوں سے بیج بحفاظت نکال لیں۔ امرود کے بیج کا چھلکا کافی سخت ہونے کے باعث اگاؤ میں مشکل پیش آتی ہے۔ لہٰذا زیادہ اگاؤ حاصل کرنے کے لئے امرود کے بیج کو 24 سے 36 گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو کر رکھ دیں یا بیج کو ہائیڈروکلورک ایسڈ کے 5 سے 10 فیصد محلول میں 3 سے 5 منٹ تک رکھیں۔ پھر بیج کو پانی سے اچھی طرح دھولیں۔ ان بیجوں کو کاشت کرنے کے لئے 1.5 میٹر لمبی، ایک میٹر چوڑی اور 20 سے 25 سینٹی میٹر اونچی پٹڑیاں بنائیں۔ ان پٹڑیوں پر 10 سے 15 سینٹی میٹر کے فاصلے پر لائنیں لگا کر 2 سینٹی میٹر گہرائی پر بیجوں کو کاشت کر کے بھل سے ڈھانپ دیں اور مناسب نمی برقرار رکھیں۔ بیج 4 سے 5 ہفتوں میں اگ آئیں گے۔ جب پودے 8 سے 10 سینٹی میٹر کے ہو جائیں تو انہیں کیاریوں میں منتقل کر دیں۔ پودے سے پودے کا فاصلہ 6 انچ اور لائن سے لائن کا فاصلہ 9 انچ رکھیں۔ تقریباً ایک سال بعد پودے باغ میں لگانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بیج لگانے کا بہترین

موسم جولائی اگست اور فروری مارچ ہے۔لیکن یہ بات یادرہے کہ بیج سے تیارشدہ امرود کے پودے صحیح النسل نہیں ہوتے۔جس سے کسی قسم کی یکسانیت کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

2۔بذریعہ قلم

اس نباتاتی افزائش نسل کے طریقہ سے امرود کے صحیح النسل پودے تیار کئے جاتے ہیں۔قلمیں لینے کے لئے سب سے پہلے صحت مند، بہتر کوالٹی کا پھل اور پیداوار دینے والی ورائٹی کے پودوں کا انتخاب کریں۔اس منتخب ورائٹی کے پودوں سے اگست اور ستمبر میں صحت مند شاخوں سے 3 سے 4 انچ لمبی قلمیں تیار کریں۔ہر قلم پر دو پتے رکھ کر باقی کاٹ دیں۔قلمیں نرم یا قدرے سخت شاخوں کی بنائی جاتی ہیں۔

امرود کی قلمیں لگانے کے لئے ٹنل نہایت ضروری ہے۔تقریباً چار سے پانچ فٹ چوڑی، دو سے اڑھائی فٹ اونچی اور سات سے آٹھ فٹ لمبی لوہے کی ایک ٹنل بنائیں اور اس کو پولیتھین شیٹ سے ڈھانپ دیں ٹنل کے اندر مٹی، بھل اور ریت برابر حصّوں میں ملا کر چار سے پانچ انچ تک بھر دیں۔قلموں کے نچلے سروں کو 4000 پی پی ایم انڈول بیوٹائرک ایسڈ (IBA) میں ڈبو کر تیار کی گئی کیاری میں اس طرح لگائیں کہ قلم کا 1/3 حصّہ زمین سے باہر رہے۔ٹنل کے اندر درجہ حرارت 25 تا 28 سینٹی گریڈ اور نمی 80 سے 85% ہونی چاہئے۔قلم سے قلم کا فاصلہ اور قطار سے قطار کا فاصلہ 8 سے 10 سینٹی میٹر رکھیں۔قلمیں مربع نما طریقے سے لگائیں۔پھپھوندی کے حملے کی صورت میں پھپھوندکش زہر ٹاپسن ایم بحساب 2 گرام فی لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

3۔ بذریعہ داب

امرود کی افزائش نسل بذریعہ داب بھی ہو سکتی ہے۔اگر پودے کی شاخیں زمین کے قریب مل جائیں تو ان شاخوں کو زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔جب ان دبی ہوئی شاخوں سے جڑیں نکل آئیں تو ان شاخوں کو کاٹ کر بطور پودا لگایا جا سکتا ہے۔اگر شاخیں زمین کے نزدیک نہ ہوں تو ہوا میں ہی ان کی داب تیار کی جاتی ہے۔شاخ کا چھلکا چھلے کی شکل میں اتار کر پولیتھین شیٹ یا بوری میں مٹی اور گوبر لپیٹ کر باندھ دیا جاتا ہے اور اس جگہ کو ہر وقت نمدار رکھا جاتا ہے۔نمی کو برقرار رکھنے کے لئے زخمی حصے کو سفگنم ماس (Sphagnum Moss) یا لکڑی کے گیلے برادے سے ڈھانپ کر بھی پولیتھین شیٹ سے لپیٹ دیا جاتا ہے۔اس میں پانی خشک نہیں ہوتا اور جڑیں آسانی سے نکل آتی ہیں۔
داب کا یہ عمل مارچ اپریل یا اگست ستمبر میں کیا جاتا ہے۔داب والی شاخوں میں تقریباً چار تا چھ ماہ تک جڑیں نکل آتی ہیں۔اس کے بعد شاخ کو کاٹ کر بطور پودا لگایا جا سکتا ہے۔تجارتی پیمانے پر یہ سودمند نہیں ہے کیونکہ اس سے زیادہ پودوں کا حصول ممکن نہیں ہے۔

4۔ بذریعہ گرافٹنگ

افزائش نسل کے اس طریقہ سے امرود کے صحیح النسل پودے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ستمبر اکتوبر یا فروری مارچ میں ایک سال کے پودے منتخب کرتے ہیں۔ اوران کو بذریعہ ٹی گرافٹنگ پیوند کرتے ہیں۔مطلوبہ قسم کی 15 سینٹی میٹر لمبی شاخ کے نچلے سرے پر قلم بنا کر روٹ سٹاک پر لگائے گئے "T" نما کٹ میں پیوند کر دیا جاتا ہے۔اوپر سے پولی تھین چڑھا دیا جاتا ہے۔چشمے پھوٹنے پر پولی تھین اتار دیتے ہیں۔

پودے لگانا

امرود کے باغات عام طور پر مربع نما طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔پودے سے پودے کا فاصلہ اور قطار سے قطار کا فاصلہ 18 سے 22 فٹ رکھا جاتا ہے۔اس پلانٹنگ جیومیٹری سے تقریباً 90 سے 134 پودے فی ایکڑ لگائے جاتے ہیں۔پودے لگانے سے پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار اور تیار کر کے 3 فٹ لمبا، 3 فٹ چوڑا اور 3 فٹ گہرا گڑھے کھودیں۔اوپر والی ایک فٹ کی زرخیز مٹی کو علیحدہ رکھ لیں۔گڑھوں کو تقریباً تین ہفتے کھلا رکھیں تا کہ زمینی جراثیم دھوپ اور روشنی کی وجہ سے مر جائیں۔ان گڑھوں کو ایک حصہ بھل، ایک حصہ گلی سڑی گوبر کی کھاد اور ایک حصہ گڑھے کی اوپر والی ایک فٹ کی زرخیز مٹی ملا کر بھر دیئے جائیں اور گڑھوں کو پانی لگا دیا جائے۔وتر آنے پر گڑھوں میں پودے لگا دیں۔پودے کے اردگرد مٹی کو اچھی طرح دبا دیں۔پانی دینے سے پہلے پودے کے تنے کے ساتھ مٹی چڑھا دیں اور پانی لگا دیں۔پودے لگانے کا بہترین موسم فروری، مارچ اور ستمبر، اکتوبر ہے۔امرود کے باغات مستطیل طریقے سے بھی لگائے جاتے ہیں۔جس میں قطار سے قطار کا فاصلہ 20 فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 15 فٹ رکھا جاتا ہے۔اس طریقے سے ایک ایکڑ میں تقریباً 145 پودے لگائے جاتے ہیں۔قطاروں کا رخ شمال سے جنوب کی طرف رکھتے ہیں۔اس طریقہ سے لگائے گئے پودوں کی کانٹ چھانٹ بہت اہمیت کی حامل ہے۔

آبپاشی

آبپاشی کا انحصار علاقہ کی آب و ہوا اور زمین کی خاصیت پر ہے۔چھوٹے پودوں کو سارا سال کم وقفوں سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔بڑے پودوں کو خاص طور پر جب پھل کا سائز بڑھ رہا ہو زیادہ مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔تاہم پھولوں کے وقت آبپاشی روک دیں تا کہ بار آوری اچھی طرح ہو سکے۔امرود کے پودوں کی آبپاشی کے لئے ماہانہ گوشوارہ درج ذیل ہے۔

فروری تا مارچ	15 سے 20 دن کا وقفہ	اپریل تا ستمبر	8 سے 12 دن کا وقفہ
اکتوبر تا نومبر	15 سے 20 دن کا وقفہ	دسمبر تا جنوری	20 سے 25 دن کا وقفہ

کورے کے متوقع دنوں میں اس کے اثرات کو کم کرنے کے لئے آبپاشی کا وقفہ کم کرنا چاہیئے۔موسم برسات میں ضرورت کے مطابق آبپاشی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔

کھادیں

امرود کے باغات سے اچھی کوالٹی کی بھرپور پیداوار لینے کے لئے ضروری ہے کہ زمین کا تجزیہ کروا کر کھادوں کے متوازن استعمال کو پودے کی عمر کے مطابق یقینی بنایا جائے۔اس لئے کاشتکاروں کو چاہئے کہ وہ اپنی زمین کا باقاعدہ تجزیہ کروائیں۔زمین و پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے حکومت پنجاب نے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر زرعی لیبارٹریز قائم کررکھی ہیں۔اگر کسی وجہ سے آپ اپنی زمین کا تجزیہ نہ کرواسکیں تو درج ذیل عمومی سفارشات کے مطابق کھادوں کا استعمال کریں۔

پودے کی عمر (سال)	نائٹروجن (گرام فی پودا)	فاسفورس (گرام فی پودا)	پوٹا (گرام فی پودا)	گوبر کی کھاد (کلوگرام فی پودا)
1تا3	100-300	100-300	100	10-20
4تا6	300-600	300-500	200-300	25-40
7تا10	750-1000	500	300	40-50
10سال سے زائد	1000	500-700	400-500	50

کیمیائی اور دیسی کھاد کی طلب پودے کی عمر، قسم، زمینی زرخیزی، آب و ہوا اور کاشتی امور پر منحصر ہوتی ہے۔امرود عام پھل دار پودوں کی نسبت فروری مارچ کی بجائے شروع اپریل میں نئی پھوٹ اور پھول نکالتا ہے۔اس لئے نائٹروجن کی پہلی خوراک فروری کی بجائے آخر مارچ میں دینی چاہئے۔کیمیائی کھادیں سردیوں کے پھول آنے سے قبل اگست ستمبر میں دینی چاہیئے تاکہ موسم سرما کی بھرپور فصل حاصل کی جاسکے۔اگر کہیں عناصرِ صغیرہ کی کمی ظاہر ہو تو آدھا کلوگرام زنک سلفیٹ، آدھا کلو نیلا تھوتھا اور آدھا کلو ان بجھا چونے کا الگ الگ مناسب پانی کی مقدار میں محلول بنائیں اور چھان لیں پھر ان سب کو 100 لٹر پانی میں حل کرکے 15 دن کے وقفے سے 2 سپرے کریں۔

بارآوری

امرود کے پودے سال میں دو مرتبہ پھل دیتے ہیں۔گرمیوں میں امرود پھل کی مکھی کے حملے کی وجہ سے زیادہ تر ضائع ہوجاتا ہے اس لئے سفارش کی جاتی ہے کہ گرمیوں کے پھل کی بجائے سردیوں کا بھرپور پھل حاصل کیا

جائے۔ کاشتکار اور ٹھیکیدار حضرات موسم گرما کی فصل ختم کرنے یا جھاڑنے کے لئے پھول اور پھل بنتے ہی چھڑیوں اور درانتی کی مدد سے پتوں سمیت جھاڑ دیتے ہیں جس سے نرم شاخیں زخمی ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ کاشتکار ایک خاص وقت کے لئے (مئی، جون، جولائی) باغات کی آبپاشی روک لیتے ہیں یہ تمام امور پودوں کی صحت اور درازی عمر کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ پتوں کی عدم موجودگی میں پودے میں خوراک بنانے کا عمل رک جاتا ہے اور پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیز پودوں کے اندر خلیوں کا درجہ حرارت بھی بڑھ جاتا ہے۔ کمزور پودوں پر کیڑے، بیماریاں اور دیگر جراثیم با آسانی غالب آجاتے ہیں اور پودے آہستہ آہستہ سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ گرمیوں کے پھل کو بے ضرر طریقہ یعنی ہاتھ یا قینچی سے توڑا جائے یا پھر نفتھالین ایسٹک ایسڈ (NAA) بحساب 500ppm کا سپرے کیا جائے۔ اس طرح پودے کی صحت اور اس کی پیداواری صلاحیت کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں پودوں کو کیڑے اور بیماریوں کے حملے سے بھی محفوظ رکھا جا سکتا ہے

شاخ تراشی

عام طور پر یہی تصور کیا جاتا ہے کہ امرود کے پودوں کو کانٹ چھانٹ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ چھوٹے پودوں کا ڈھانچہ بہتر اور مضبوط بنانے کے لئے اوائل عمری میں شاخ تراشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑے پودوں میں جن لمبی شاخوں پر پھل ہوتا ہے وہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ایسی شاخوں کے سرے کاٹ دینے چاہئے۔ اس کے علاوہ تنے کے نچلے حصے سے چھوٹی چھوٹی شاخیں پھوٹتی ہیں ان کو بھی کاٹتے رہنا چاہئے۔ اوائل عمری میں پودے پر کافی پھول آتے ہیں اور شاخیں جھک جاتی ہیں اور بعض اوقات ٹوٹ بھی جاتی ہیں۔ اس صورت حال میں پھولوں کو کم کر دینا چاہئے۔ بڑی عمر کے پودوں سے اچھی قسم کا پھل حاصل کرنے کے لئے کچھ پھل توڑ کر چھدرا کر دینا چاہئے۔ بہتر پیداوار لینے کے لئے ہر سال اپریل میں بیمار، سوکھی ہوئی اور غیر ضروری شاخیں کاٹی جائیں۔

کورے سے بچاؤ

امرود کے نرم و نازک حصوں پر سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ سخت سردی اور کورے سے امرود کے چھوٹے پودے سوکھ جاتے ہیں جبکہ بڑے پودوں کے مختلف حصے مثلاً چشمے، پھول، شاخیں اور تنا بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ نومبر کے آخر سے لیکر فروری کے آخر تک کورا پڑنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ سخت سردی یا کورے سے نقصان کو کم کرنے کے لئے امرود کی نرسری کو سرکنڈے سے ڈھانپا جائے۔ سرکنڈے اس طرح لگائیں کہ پودوں کو سورج کی روشنی پہنچتی رہے یا کیاریوں کی وٹوں پر جنتر اگایا جائے یا پودوں کے گرد شاخیں گاڑ کر ڈھانپ دیا جائے۔ گُلیاں بنانے

کی صورت میں مشرق کی جانب کا کچھ حصہ کھلا رکھا جائے۔ پودوں کے تنے کے گرد بوری یا پرالی لپیٹ دیں۔ کورے کی متوقع راتوں میں آبپاشی کی جائے۔ باغ میں مختلف جگہوں پر گڑھے کھود کر ان میں پتے، گھاس پھوس یا ناکارہ بھوسہ وغیرہ کا دھواں کرنے سے بھی کورے کا اثر کم کیا جا سکتا ہے۔

باغ میں فصلات کی کاشت

امرود کے پودے لگانے کے بعد ابتدائی سالوں میں یعنی پھل شروع ہونے سے پہلے فصلیں کاشت کی جا سکتی ہیں۔ سبزیاں اور پھلی دار اجناس امرود کے پودوں کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ سبزیوں میں بینگن، گاجر، مولی اور بھنڈی کاشت کی جا سکتی ہے۔ پھلی دار اجناس میں چنے وغیرہ کو کاشت کیا جا سکتا ہے۔ جب پودے پھل دینے کے قابل ہو جائیں تو اس وقت فصلیں کاشت نہیں کرنی چاہیئے۔ بیل والی سبزیاں مثلاً کدو، کریلا اور گھیا توری وغیرہ ہرگز کاشت نہ کریں۔ امرود کے پودے کی جڑیں زمین کی سطح کے قریب ہوتی ہیں۔ اس لئے اس میں زیادہ گہرائی تک ہل نہیں چلانا چاہیئے کیوں کہ اس سے جڑیں زخمی ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور پودوں کو زمین سے خوراک حاصل کرنے میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

پھل کی برداشت

امرود کے پودے سال میں دو مرتبہ پھل اٹھاتے ہیں۔ ایک موسم گرما (جولائی، اگست) اور دوسرا موسم سرما (جنوری، فروری) میں حاصل ہوتا ہے۔ پکے ہوئے پھل کی رنگت چمکدار سرخ یا سفید ہوتی ہے۔ اس میں خاص قسم کی خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ پھل کو پودوں سے حفاظت کے ساتھ توڑنے والی ٹوکریوں میں توڑا جاتا ہے تاکہ نیچے گر کر زخمی نہ ہو۔

اقسام:

امرود سلیکشن۔1

اس کا پھل گول، رنگ سفید، درمیانہ سائز، چھلکا صاف، ذائقہ کافی لذیز اور میٹھا ہوتا ہے۔ پھل میں بیج کی مقدار مناسب ہوتی ہے۔ اوسط پیداوار 70 تا 90 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔2

اس کا پھل لمبوترا اور گردن صراحی دار ہوتی ہے۔ اس کا چھلکا کھردرا اور گودے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس میں بیج قدرے کم ہوتے ہیں۔ اوسط پیداوار 80 تا 100 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔3

اس کا پھل لمبوترا اور گردن صراحی دار ہوتی ہے۔اس قسم کا پھل ناشپاتی کی مانند ہوتا ہے۔اس کا چھلکا ہموار اور جلد پر سرخ رنگ کے دھبے نمایاں ہوتے ہیں۔گودے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔اس کی اوسط پیداوار 90 تا 100 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔4

اس قسم میں پھل گول، چھلکا صاف اور گودا سرخ ہوتا ہے۔پھل میٹھا اور خوشنما ہوتا ہے۔اس کی اوسط پیداوار 65 تا 80 کلوگرام فی پودا ہے۔اس کا پھل مصنوعات بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔یہ قسم اچار مربہ اور شربت وغیرہ بنانے کے لئے بہت موزوں ہے۔

امرود سلیکشن۔5

یہ نئی قسم ہے۔اس کا رنگ سرخی مائل اور گول شکل کا ہوتا ہے۔گودے کا رنگ سفید اور بیج پھل کے درمیانی حصہ میں ہوتے ہیں جو چھوٹے اور تعداد میں نسبتاً کم ہوتے ہیں۔اس کا ذائقہ بہت اچھا اور یہ بہت رس دار ہوتا ہے۔اس کی اوسط پیداوار 60 تا 80 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔6

امرود کی اس قسم کا پھل درمیانے سائز کا ہوتا ہے۔پھل کا چھلکا صاف، ہلکے پیلے رنگ کا اور گودا سفید رنگ کا ہوتا ہے۔پھل میں بیج کی مقدار قدرے کم ہوتی ہے۔پھل لمبوترا اور صراحی کی طرح ہوتا ہے۔پھل خوش ذائقہ اور رس دار ہوتا ہے۔اس کی اوسط پیداوار 65 تا 85 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔7

امرود کی اس قسم میں پھل نسبتاً کم لمبوترا ہوتا ہے۔پھل کا سائز درمیانہ ہوتا ہے۔گودا سفید رنگ اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔پھل کا چھلکا گہرے پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی اوسط پیداوار 70 تا 85 کلوگرام فی پودا ہے۔

امرود سلیکشن۔8

اس قسم میں پھل گول، سائز درمیانہ اور جلد دھاری دار ہوتی ہے۔پھل کا چھلکا زردی مائل اور گودا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔پھل میں بیج کی مقدار مناسب اور ذائقہ اچھا ہوتا ہے۔پودے کی اوسط پیداوار 60 تا 70 کلوگرام فی پودا ہے۔اس قسم کا پھل امرود کی مصنوعات مثلاً جیم، جیلی، سکوائش کے لئے نہایت موزوں ہے۔

امرود سلیکشن۔9

امرود کی اس قسم کا پھل درمیانے سائز کا ہوتا ہے۔پھل تقریباً لمبوترا ہوتا ہے۔پھل میں بیج کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔اوسط پیداوار 60 تا 75 کلوگرام فی پودا ہے۔

کیڑے بیماریاں اوران کا تدارک

پھل کی مکھی

پھل کی مکھی کا حملہ زیادہ تر گرمیوں کے پھل میں ہوتا ہے۔یہ مکھی پھل کے اندر اپنا ڈنگ داخل کر کے انڈے دیتی ہے۔انڈوں سے چھوٹی چھوٹی سنڈیاں پیدا ہوتی ہیں جو گودے کو کھانا شروع کر دیتی ہیں اور پھل گل سڑ کر زمین پر گر جاتا ہے۔گرے ہوئے پھل کو اکٹھا کر کے زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔پھل کی مکھی پر قابو پانے کے لئے ایک ایکڑ میں 4 سے 6 عدد میتھائیل یوجینال (Methyl euginol) کے زہر آلود پھندے جنسی پھندے لگائے جاتے ہیں۔ان جنسی پھندوں میں نر مکھیاں مر جاتی ہیں۔زہر آلود میتھائل یوجینال کو ہر دس دن بعد تبدیل کر دیا جاتا ہے۔GF120NF کو بھی بطور پھندا استعمال کیا جاسکتا ہے۔جب پھل کا سائز بڑھ جائے تو پیراتھرائیڈ زہریں محکمہ کے مشورے کے سے سپرے کریں۔

امرود کا مرجھاؤ

اس بیماری میں پودے کی جڑیں متاثر ہوتی ہیں اور پودے کی نشوونما رک جاتی ہے۔جس سے پودا آہستہ آہستہ سوکھ جاتا ہے۔متاثرہ پودے کی جڑوں اور شاخوں کا نمونہ پیتھالوجیکل لیبارٹری میں دے کر اس کا تجزیہ کرایا جائے۔اگر بیماری Phytophthora پھپھوندی کی وجہ سے ہو تو ریڈومل گولڈ 2.0 گرام فی مربع فٹ کے حساب سے پودے کی چھتری کے نیچے زمین میں استعمال کریں۔اگر جڑوں کا گلنا سڑنا Fusarium پھپھوندی کی وجہ سے ہے تو ٹاپسن۔ایم 3 گرام فی مربع فٹ کے حساب سے پودوں کی جڑوں میں ڈالیں۔

امرود کا سوکا

یہ بیماری اکثر امرود کے باغات میں پائی جاتی ہے۔اس بیماری سے متاثرہ شاخیں چوٹی سے نیچے کی طرف سوکھنا شروع ہو جاتی ہیں۔متاثرہ پودوں پر سوکھی ہوئی ٹہنیاں نظر آتی ہیں۔سوکھی، بیمار اور متاثرہ شاخوں کو 6 انچ پیچھے سبز حصے سے کاٹ کر 2.5 گرام ٹاپسن ایم یا کیپٹن فی لیٹر پانی میں حل کر کے سپرے کریں۔

امرود کی چتری

امرود کے ایسے باغات جن میں پودے آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ جن سے ہوا اور روشنی کا گزر مشکل ہو جاتا ہے۔ ان میں اکثر پھل گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ موسم برسات میں یہ حملہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ پھل پر پہلے زردی مائل نشان پڑتا ہے جو بعد میں بڑھتا جاتا ہے۔ پھل کا آدھا یا 3/4 حصہ گل جاتا ہے اور کالا ہو کر گر جاتا ہے۔
اس بیماری کے تدارک کے لئے امرود کے پودوں کی اس طرح کانٹ چھانٹ کریں کہ پورا باغ ہوادار بن جائے۔ کٹائی کے بعد پودوں پر چیمپین (Champion) یا کوسائیڈ (Kocide) بحساب 2.5 گرام فی لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

....

زیر نگرانی

محمد اشفاق

ناظم اثمار، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

مرتبین

محسن عباس ملک	ماہر اثمار
محمد معاذ عزیز	نائب ماہر اثمار
غلام مصطفٰی	نائب ماہر اثمار
قمر شہزاد انجم	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر
حرا فیض	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر
ندا مہرین	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر

تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

فون نمبر: 041-9201690 فیکس: 041-9201817 ای میل: director_hri@yahoo.com